بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز پیر

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۳۰ شعبان ۱۳۹۹ھ ۱۶ وفا ۱۳۵۸ ہش ۱۶ جولائی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۶۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶۔۰۵ وفا (جولائی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اسلام آباد سے آمدہ ۱۴ جولائی کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

فضلِ عمرؓ درس القرآن کلاس

طلبہ و طالبات کی تعداد پندرہ سو تک پہنچ گئی

فضل عمر درس القرآن کلاس مرکزِ سلسلہ ربوہ میں ۱۰ وفا (جولائی) ۱۳۵۸ ہش ۱۹۷۹ء سے جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں ہر سہ معیاروں کی تدریس پروگرام کے مطابق پوری کامیابی سے ہو رہی ہے۔ اس کلاس میں ربوہ اور بیرونجات سے شامل ہونے والے طلبہ اور طالبات کی تعداد اس وقت تک پندرہ سو تک پہنچ گئی ہے۔ یہ تعداد گزشتہ سال کی مجموعی تعداد سے قریباً یکصد زیادہ ہے۔ الحمد للہ۔ مسجد مبارک میں معیار اوّل دوم اور ایوانِ محمود میں معیار سوم کی تدریس ہو رہی ہے۔

امسال ربوہ سے ۲۶۷ طلبہ اور ۵۴۲ طالبات اور بیرونی جماعتوں سے ۳۶۸ طلبہ اور ۳۴۳ طالبات شریک ہوئی ہیں۔ اس کے مقابلہ میں گزشتہ سال ربوہ سے ۱۶۷ طلبہ اور ۴۳۵ طالبات اور بیرونجات سے ۲۵۰ طلبہ اور ۳۹۵ طالبات شامل ہوئیں۔

بروز جمعۃ المبارک ناصر ہوسٹل میں مولانا فضل الٰہی صاحب انوری سابق مبلغ مغربی جرمنی نے سویڈن کی پہلی مسجد ناصر مسجد کے افتتاح کے مناظر نیز یورپ اور افریقہ میں تبلیغی سرگرمیوں پر مشتمل سلائیڈز دکھائیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کلاس کو کامیاب فرمائے اور اس کے بہترین ثمرات پیدا فرمائے۔ آمین

منتظم اعلیٰ
فضل عمرؓ درس القرآن کلاس

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

خدا تعالیٰ کی معرفت کی نعمت ہمیشہ دُکھ کے بعد دیا کرتا ہے

نیک انسان کی یہ علامت ہے کہ وہ بے صبری نہیں کرتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

ذَرْھُمْ یَاْکُلُوْا وَیَتَمَتَّعُوْا وَیُلْھِھِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ۝ (الحجر آیت ۴)

ترجمہ:- تو اُن کو کھانے پینے اور وقتی سامانوں سے نفع اٹھانے میں مشغول چھوڑ دے اور (انہیں چھوڑ دے کہ) اُن کی جھوٹی اُمیدیں انہیں غافل کرتی رہیں کیونکہ وہ جلد (ہی حقیقت) معلوم کر لیں گے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمُھَا وَاِنْ قَلَّ ۔ (بخاری)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر مداومت اختیار کی جائے خواہ وہ عمل تھوڑا اور چھوٹا ہی ہو۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں۔ نماز میں دعا کرنی چاہیئے کہ اے اللہ مجھ میں اور میرے گناہوں میں دوری ڈال۔ صدق سے انسان دعا کرتا رہے تو یہ یقینی بات ہے کہ کسی وقت منظور ہو جائے۔ جلدی کرنی اچھی نہیں ہوتی۔ زمیندار ایک کھیت بوتا ہے تو اسی وقت نہیں کاٹ لیتا۔ بے صبری کرنے والا بے نصیب ہوتا ہے۔ نیک انسان کی یہ علامت ہے کہ وہ بے صبری نہیں کرتا۔ بے صبری کرنے والے بڑے بڑے بے نصیب دیکھے گئے ہیں۔ اگر ایک انسان کنواں کھودے اور بیس ہاتھ کھودے اور ایک ہاتھ رہ جائے تو اُس وقت بے صبری سے چھوڑ دے تو ساری محنت کو برباد کرتا ہے اور اگر صبر سے ایک ہاتھ اور بھی کھود لے تو گوہرِ مقصود پا لے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ ذوق اور شوق اور معرفت کی نعمت ہمیشہ دکھ کے بعد دیا کرتا ہے۔ اگر ہر ایک نعمت آسانی سے مل جائے تو اس کی قدر نہیں ہوا کرتی۔ سعدی نے کیا عمدہ کہا ہے ؎

گر نباشد بدوست راہ بُردن
شرطِ عشق است در طلب مُردن

(ملفوظات جلد چہارم ص ۲۴۵)

پبلشر:- مسعود احمد۔ پرنٹر:- سیّد عبدالحی۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ...

روزنامہ ربوہ
الفضل
۲۰ شعبان ۱۳۹۹ھ
۱۶ وفا ۱۳۵۸ ہش
۱۶ جولائی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا میں دہریت پھیلنے کی وجہ اور اس کا علاج

جب ہم تاریخِ مذاہب پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں ایک خاص بات یہ نظر آتی ہے کہ وہی مذاہب جن سے لوگوں کی عقیدت اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہوتی ہے اور جو اُس کی اشاعت اور سربلندی کے لئے بڑی بڑی قربانیاں پیش کرکے تاریخ میں ایک مثال قائم کر جاتے ہیں بعد میں اُن پر ایسے دَور بھی آتے ہیں جب لوگوں کی ان سے عقیدت اور وابستگی محض رسمی نوعیت اختیار کر لیتی ہے اور بالآخر لوگ مذہب سے ہی متنفر ہو کر دہریت کی طرف مائل ہو کر مذہب کے ہی سرے سے منکر ہو جاتے ہیں اور وہ مذہب جس کی طرف وہ پہلے منسوب ہوتے تھے ان کے کلچر کی محض ایک ظاہری علامت بن کر رہ جاتا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟

اِس کی وجہ یہ ہے کہ اولاً لوگ دُنیا کی طرف مائل ہو کر اُسی مذہب پر عمل کرنا ترک کر دیتے ہیں۔ مذہب کے ساتھ ان کی عقیدت اور وابستگی تو برقرار ہوتی ہے لیکن رفتہ رفتہ اُس پر عمل مفقود ہو کر رہ جاتا ہے۔ مذہب پر عمل برقرار نہ رہنے کی وجہ سے لوگوں کا خدا تعالیٰ سے تعلق منقطع ہو جاتا ہے اور تعلق باللہ کے آثار و نشانات رفتہ رفتہ معدوم ہو جاتے ہیں۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ یہ سمجھنا شروع کر دیتے ہیں کہ اب خدا تعالیٰ سے کسی کا تعلق قائم ہو ہی نہیں سکتا۔ اِس طرح وہ مذہبی صداقتیں جو تعلق باللہ کے نتیجہ میں ہر روز ظاہر ہو کر لوگوں کے مشاہدہ میں آیا کرتی تھیں قصوں اور کہانیوں کا رنگ اختیار کر لیتی ہیں۔ اولاً ان قصے کہانیوں میں زیبِ داستان کے طور پر اضافے ہوتے ہیں اور پھر رفتہ رفتہ یہ اضافے مبالغہ کی شکل اختیار کرکے ان مذہبی صداقتوں کو لوگوں کے لئے ناقابلِ یقین بنانے کا موجب بننے لگتے ہیں اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ اگر پہلے ایسا ہوتا تھا تو اب کیوں نہیں ہوتا یا مثال کے طور پر یہ کہ اگر پہلے خدا اپنے بندوں سے کلام کرتا تھا تو اب کیوں نہیں کرتا، پہلے وہ دعائیں قبول کرتا تھا اب کیوں نہیں کرتا، پہلے وہ اپنی تائید و نصرت کے نشان ظاہر کرتا تھا اب کیوں نہیں کرتا یا کیوں نہیں کر سکتا۔ جب یہ مرحلہ آتا ہے تو لوگوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی بے ہمتا ذات اور اس کی غیر محدود طاقتوں اور صفات اور اِسی طرح حشر نشر جزاء سزا وغیرہ کے متعلق شکوک و شبہات پیدا ہونے لگتے ہیں اور پھر وہ ان مذہبی صداقتوں کو نعوذ باللہ ڈھکوسلے سمجھنے لگتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں کہ:۔

مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ (الجاثیہ آیت ۲۵)

ترجمہ:۔ یہی ورلی زندگی ہمارے لئے مقدّر ہے اِسی زندگی کو گزارتے ہوئے ہم مریں گے اور اِسی کا لطف اُٹھاتے ہوئے ہم زندہ رہیں گے اور زمانہ ہی ہمیں (اپنے اثر سے) ہلاک کرتا ہے۔

یہ نتیجہ ہوتا ہے مذہبی صداقتوں کے قصوں کہانیوں اور داستانوں کا رنگ اختیار کرنے کا۔ وہ یہ رنگ خود نہیں اختیار کرتیں نہ کر سکتی ہیں بلکہ بے عمل اور خوش عقیدہ لوگ انہیں یہ رنگ دیتے ہیں اور عقیدہ کے رنگ میں ان قصوں کہانیوں اور داستانوں کو سجا سجا کر بیان کرنے اور دہرانے کو ہی اپنی نجات کے لئے کافی سمجھتے ہیں۔ وہ تو ان قصوں کہانیوں اور داستانوں کو سینے سے لگائے اپنی خوش عقیدگی میں اِس دُنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں لیکن اپنے پیچھے لامذہبیت اور دہریت کے جراثیم چھوڑ جاتے ہیں اور بالآخر لوگ مذہب سے ہی متنفر ہو کر خدا تعالیٰ کی ہستی اور صفات کا انکار کرکے یکسر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ اِس زمانہ میں یورپ میں دہریت پھیلنے کی وجہ یہی ہے کہ عیسائیت صرف خلافِ عقل قصوں اور کہانیوں کا مجموعہ بن کر رہ گئی تھی۔ انسانی فطرت کبھی قصوں سے تسلّی نہیں پا سکتی۔ ہاں خدا نما وجودوں کے ذریعہ ظاہر ہونے والے تازہ بتازہ نشانوں کو دیکھ کر ایک دہریہ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لانے کے سوا چارہ نہیں رہتا۔

اسلام کے سوا باقی تمام مذاہب چونکہ مختص القوم اور مختص الزمان تھے اسلئے ان میں خدا نما وجود پیدا ہونے بند ہو گئے اور وہ سرتاسر قصوں کا مجموعہ بن کر رہ گئے برخلاف اِس کے اسلام چونکہ ایک زندہ مذہب ہے اور اس نے قیامت تک روئے زمین پر بسنے والے بنی نوع انسان کو راہِ نجات دکھانی ہے اِس لئے اُس میں خدا نما وجود پیدا ہوتے چلے آرہے ہیں اسلام کی جملہ مذاہب پر ایک بہت عظیم الشان فضیلت ہی یہ ہے کہ اِس کا مدار محض قصوں پر نہیں ہے بلکہ یہ خدا نما وجودوں کے ذریعہ اپنی صداقت کو تازہ بتازہ نشانوں کے ساتھ ظاہر کرتا اور ہر قوم کے لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتا چلا آرہا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی اِس فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(۱) "ہاں یہ مبارک مذہب جس کا نام اسلام ہے وہی ایک مذہب ہے جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتا ہے اور وہی ایک مذہب ہے جو انسانی فطرت کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے والا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ ہر ایک بات میں کمال کو چاہتا ہے۔ پس چونکہ انسان خدا تعالیٰ کے تعبد ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اِسلئے وہ اِس بات پر راضی نہیں ہو سکتا کہ خدا جس کی شناخت میں اُس کی نجات ہے اُس کی شناخت کے بارے میں صرف چند بیہودہ قصوں پر حصر رکھے۔ اور وہ اندھا نہیں رہنا چاہتا بلکہ چاہتا ہے کہ خدا کی صفاتِ کاملہ کے متعلق پورا علم پاوے گویا اس کو دیکھ لے۔ سو یہ خواہش اس کی محض اسلام کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صـ۶۱)

(۲) "اِس میں کچھ شک نہیں کہ جو شخص دُنیا کے بُت سے رہائی پائے اور دائمی اور سچی لذّت کا طالب ہو وہ صرف قصوں والے مذہب پر خوش نہیں ہو سکتا اور نہ اُس سے کچھ تسلّی پا سکتا ہے۔ ایسا شخص محض اسلام میں اپنی تسلّی پائے گا۔ اسلام کا خدا کسی پر اپنے فیض کا دروازہ بند نہیں کرتا بلکہ اپنے دونوں ہاتھوں سے بُلا رہا ہے کہ میری طرف آؤ۔ جو لوگ پورے زور سے اس کی طرف دوڑتے ہیں ان کے لئے دروازہ کھولا جاتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صـ۶۲)

پس دُنیا میں دہریت پھیلنے کا سبب مذہبی صداقتوں کا مبالغہ آمیز قصوں اور کہانیوں کی شکل اختیار کرنا ہے اور اس کا علاج ایسے خدا نما وجودوں کے ذریعہ ہی ممکن ہے جو ان مذہبی صداقتوں کو تازہ بتازہ آسمانی نشانوں کے ذریعہ ظاہر کرکے لوگوں پر ثابت کر دکھائیں کہ خدا ہے وہ اب بھی اپنے بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے اور اپنی ہستی اور اپنی قدرتوں اور طاقتوں کا ثبوت دے رہا ہے۔ ایسے خدا نما وجود بجز اسلام کے اور کسی مذہب میں پیدا نہیں ہو سکتے۔ اور یہی اِس امر کا ایک حتمی اور ناقابلِ تردید ثبوت ہے کہ باقی سب مذاہب مُردہ ہیں اور صرف اور صرف اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے جو اِس زمانہ میں بھی ایک خدا نما آسمانی وجود کے ذریعہ اپنی صداقت کو دُنیا پر روزِ روشن کی طرح آشکار کر رہا ہے اور قیامت تک آشکار کرتا چلا جائے گا۔

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے ∗ یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند ∗ ہر مخالف کو مقابل پہ بُلایا ہم نے

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ماہِ جولائی میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "الوصیّت" مقرر ہے خدام اس کا مطالعہ کریں۔

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالباتِ تحریکِ جدید میں سے ایک مطالبہ

اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں

مکرم منیر احمد صاحب عابد شاہد مربی سلسلہ مقیم کوٹ مومن

تحریک جدید کے مطالبات میں سے ایک مطالبہ یہ ہے کہ "اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں"۔ چنانچہ جب ہم قیام تحریک جدید کے پس منظر کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اجراء کا مقصد یہی ہے کہ اسلام کو دنیا کے تمام مذاہب پر غالب اور دین اسلام کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کے لئے ایک ایسی ہمہ گیر تحریک چلائی جائے۔ جس میں نہ صرف جماعت احمدیہ کا ایک مخصوص طبقہ ہی حصہ لے بلکہ جماعت احمدیہ کا ہر ایک فرد اس تحریک میں قربانیاں پیش کرنے والا ہو۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ تحریک جدید کی اہمیت وافادیت کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"اگر تم نے احمدیت کو دیانتداری سے قبول کیا ہے تو اے مردو! اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس سے نہیں کہہ رہا، خدا تعالےٰ کے لئے اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں، تم آگے بڑھو اور اپنا تن اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسول کے لئے قربان کر دو"

(بحوالہ الفضل ۷ مئی ۱۹۷۹ء)

ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اکمال دین اور اتمام نعمت فرمایا۔ وہاں اس نے اسلام کے ماننے والوں کے لئے ایک مطمح نظر مقرر کرتے ہوئے فرمایا۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(آل عمران ۱۰۵)

اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ (لوگوں کو) نیکی کی طرف بلائے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

اس مطمح نظر کی تکمیل کے لئے اوائل اسلام میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اپنی جان، مال وقت اور عزت کو اسلام کی خاطر وقف کر کے رکھ دیا تھا۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے اس موجودہ دور میں اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کا مصداق بنا کر بھیجا ہے۔ اور آپ کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ نے جس الٰہی سلسلہ کی بنیاد رکھی۔ اس کی غرض وغایت اور اہمیت کے بارے میں مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"میں تم کو سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر یہ سلسلہ قائم نہ ہوتا تو اسلام برباد ہو چکا ہوتا۔ عین ضرورت کے وقت خدا تعالےٰ نے اس کو قائم کیا۔ اور عین مصیبت کے وقت اسلام کو سنبھالا"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۷، صفحہ ۳۶)

اور امت مسلمہ کے عظیم مطمح نظر وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ کی تکمیل کے لئے آپ کے موعود فرزند حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ذریعہ تحریک جدید کی بنیاد ڈالی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اسلام کی تبلیغ کی ایک اہم ترین بنیاد اللہ تعالےٰ نے میرے ذریعہ سے تحریک جدید کے ماتحت رکھ دی۔ تحریک جدید ایک ایسی تحریک ہے کہ اس کا سارا سلسلہ ہی الہامی ہے"

(بحوالہ الفضل ۷ مارچ ۱۹۷۹ء)

چنانچہ اس منشاء الٰہی کے مطابق تحریک جدید کے ماتحت مبشرین اسلام کی تیاری کے لئے جامعہ احمدیہ میں قائم ہے۔ اس ادارہ میں نوجوانان احمدیت اپنی زندگیاں وقف کر کے داخلہ لیتے ہیں۔ اور یہاں سے فارغ التحصیل ہو کر اندرون و بیرون ملک اسلام کا پرچار کرتے ہیں۔ یہ ایک نہایت ہی بابرکت الٰہی نظام ہے جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حسین آرزوؤں کی تکمیل ہے۔ جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔

"اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعت دین اسلام کے لئے ایک احسن انتظام کیا جائے۔ کہ ممالک ہند (برصغیر پاک و ہند ناقل) میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ اور مناظر مقرر ہوں اور بندگان خدا کو دعوت حق کریں تا حجت اسلام تمام روئے زمین پر پوری ہو لیکن اس ضعف اور قلت کی حالت میں ابھی یہ ارادہ کامل طور پر انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔"

(نشان آسمانی صفحہ ۴۲)

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبان بلکہ عملی طور پر کچھ کر دکھانے والے ہوں۔ علمیت کا زبانی دعوے کسی کام کا نہیں۔ ایسے ہوں کہ نخوت و تکبر سے بکلی پاک ہوں اور ہماری صحبت میں رہ کر یا کم از کم ہماری کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرنے سے ان کی علمیت کامل درجہ تک پہنچی ہوئی ہو۔ البتہ ..... تبلیغ سلسلہ کے واسطے ایسے آدمیوں کے دوروں کی ضرورت ہے۔ مگر ایسے لائق آدمی مل جائیں۔ کہ وہ اپنی زندگی اس راہ میں وقف کر دیں۔ آنحضرت کے صحابہؓ بھی اشاعت اسلام کے واسطے دور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے۔ یہ جو چین کے ملک میں کئی کروڑ مسلمان ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی صحابہؓ میں سے کوئی شخص پہنچا ہو گا۔ اگر اس طرح بیس یا تیس آدمی متفرق مقامات پر چلے جاویں۔ تو بہت جلدی تبلیغ ہو سکتی ہے۔ مگر جب تک ایسے آدمی ہمارے منشاء کے مطابق اور قناعت شعار نہ ہوں تب تک ہم ان کو پورے اختیارات بھی نہیں دے سکتے۔ آنحضرت کے صحابہؓ ایسے قانع اور جفاکش تھے۔ کہ بعض اوقات صرف درختوں کے پتوں پر ہی گزارہ کر لیتے تھے ...... اگر کچھ ایسے لائق اور قابل آدمی سلسلہ کی خدمات کے واسطے نکل جاویں۔ جو فقط لوگوں کو اس سلسلہ کی خبر ہی پہنچا دیں تو بھی بہت بڑے فائدہ کی توقع کی جا سکتی ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۱ و صفحہ ۴۴۲)

اس نظام کے مزید فروغ اور جامعہ احمدیہ کی تعداد طلباء میں اضافہ کرنے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں فیصلہ کیا گیا کہ

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم

بھجوائے۔"

تحریک وقف زندگی ایک ایسی تحریک ہے۔ جو جماعت کے ہر فرد اور خصوصاً تمام والدین کے گوش گزار ہونی چاہیئے۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے والدین کو چاہیئے کہ وہ اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں۔

اس امر میں شک نہیں، کہ اسلام کی خاطر ایک مرد مجاہد کو مصائب و شدائد کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن کامیاب وہی ہوتا ہے۔ جو مستقل مزاجی سے ڈٹ کر ان کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور اسلام کی خاطر اپنی جان کی بازی لگا دیتا ہے۔ اور اس ورلی زندگی کو اخروی زندگی کے مقابلہ میں حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اسی طرف توجہ دلاتے ہوئے سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ اسلام کی ضرورت کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی اُخروی زندگی کی خاطر اور اس دنیا میں اپنی اور اپنی نسلوں کی بھلائی کی خاطر اپنی زندگی دکھ اور تکلیف میں گزارنے کیلئے تیار ہوں تا ساری دنیا حلقہ بگوش اسلام ہو جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض پوری ہو کر ساری دنیا خدائے واحد کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔"

(الفضل ۸ جون ۱۹۶۶ء)

وہ لوگ جو اپنے تئیں جماعت احمدیہ میں شمار کرتے ہیں اور دین کو دنیا پر مقدم نہ رکھتے ہوئے یہ سمجھتے ہیں کہ اس ورلی دنیا میں ہمارا واحد سہارا ہماری اولاد ہے۔ اور یہاں تک سوچتے اور سمجھتے ہیں اگر ہم نے اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کر دیا۔ تو اس کی دنیا کا کیا بنے گا؟ پس کیوں نہ ہم اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کرنے کی بجائے دنیا کے کاموں میں لگائیں تاکہ وہ ہمارے لئے دولت اور روپیہ کما کر لائے۔ ایسے لوگوں کے لئے ایک زبردست انتباہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ہماری جماعت کا ایک حصّہ سمجھتا ہے کہ اگر اس کا بیٹا چمکتا ہوا روپیہ لاتا ہے تو اس کے مقابلہ میں دین کی تبلیغ اور اسلام کے بچاؤ کا کام کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتا۔ ہم اپنے بیٹوں کو ایسے لغو کام پر کس طرح لگا سکتے ہیں۔ کہ وہ ساری عمر لوگوں کو قرآن پڑھاتا اور بھولے بھٹکوں کو دین کی طرف بلاتا رہے۔ ہم اسے کسی ایسے کام پر کیوں نہ لگائیں جس سے وہ چمکتا روپیہ ہمارے پاس لائے۔ ہر وہ شخص جو اپنی اولاد میں سے ایک حصّہ کو دین کی طرف نہیں بھیجتا وہ گویا چمکتے روپیہ کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام اور آپؐ کی تعلیم پر مقدم سمجھتا ہے۔"

(ماہنامہ تحریک جدید مارچ ۱۹۷۱ء)

اور جو لوگ دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اپنی اور اپنی اولاد کی زندگیاں اسلام اور احمدیت کی خاطر وقف کرتے ہیں۔ ان کے بارے میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہر وہ شخص جو دنیا پر لات مار کر دین کی خاطر اپنی زندگی کو وقف کرتا ہے۔ اور ہر باپ جو اپنی اولاد کو تعلیم دلا کر دین کے لئے وقف کرتا ہے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت ہے جس سے اسلام زندہ ہو سکتا ہے"

(ایضاً)

چنانچہ احکام الٰہی اور ارشادات رسول صلے اللہ علیہ وسلم اور ماموز زمانہ علیہ السلام کے دلی ارادوں کے مطابق خلیفۂ وقت سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"آج جماعت احمدیہ سے غلبۂ اسلام کے لئے جو قربانیاں مانگی جا رہی ہیں۔ وہ بڑی عظیم ہیں۔ لیکن اس کا بدلہ بھی عظیم اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والا سرور اور لذت بھی عظیم ہے۔ . . . . . اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعہ سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے والا ہے۔"

(الفضل، مارچ ۱۹۷۹ء)

اس لئے آج اسلام اور احمدیت کو ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو کہ دین کی خدمت کے لئے اپنی ساری زندگی وقف کر دیں۔ اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس آواز پر لبیک کہیں۔ جنہیں نوجوانانِ احمدیت کو مخاطب کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:۔

"بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے اور اس ملک میں بھی اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے اور سلسلہ کے کاموں کو مضبوطی سے چلا سکنے کے لئے مجھے ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔ میں تشریح سے بتاتا چلا آ رہا ہوں۔ کہ تحریک جدید کا کام وسیع کرنے کے لئے ہمارے پاس روپیہ نہیں۔ اگر ساری جماعت اپنی ساری دولت بھی دے دے۔ تب بھی اتنا روپیہ ہمارے ہاتھ میں نہیں آ سکتا۔ جس کے ذریعہ ہم اس کام کو سرانجام دے سکیں۔ لیکن جو اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ اگر ہم کام کر سکتے ہیں تو اس طرح کہ نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں اور قلیل گزارہ پر جوان کی حیثیت سے قلیل ہوں کام کریں۔ . . . .

پس آج میں پھر اپنی جماعت کے نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ہمت کر کے آگے آئیں اور اسی جوش کا ثبوت دیں جس کا اظہار وہ اس طرح کیا کرتے ہیں کہ ہم اپنی جانیں احمدیت کی عزت کی حفاظت کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔"

(الفضل ۸ دسمبر ۱۹۳۸ء)

حضرت مصلح موعودؓ کا ارشاد

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت ان جماعتوں میں سے ہے جو خدا تعالیٰ کے نظام کے دوبارہ دنیا میں قائم ہونے کی قائل ہے...... کہ اسلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اتباع کے ذریعہ پھر تمام دنیا پر غالب آئے گا...... جو اس کام میں خدا تعالیٰ کا ہاتھ بن جائیں گے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ نہیں بنیں گے۔ تو وہ انہیں باہر نکال کر پھینک دے گا۔"

غلبۂ اسلام کے دن کو قریب تر لانے کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات اشاعت اسلام تراجم قرآن مجید بزبان غیر ممالک اور تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے فنڈز میں زیادہ سے زیادہ حصّہ لیں اور اپنی مالی قربانیوں کے معیار کو بڑھاتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس اہم فریضہ کے ادا کرنے کی کما حقہ توفیق عطا فرمائے آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

آپ کی طرف سے سالانہ رپورٹ کارگزاری انصار اللہ کا مرکز میں آنا بہت ضروری ہے قائد عمومی

مومن کی قربانی کبھی ضائع نہیں جاتی

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔
"تم مومن ہو۔ مومن کی قربانیاں کبھی ضائع نہیں ہوتیں۔ ہاں وہ اپنی شکل بدل سکتی ہیں۔ لوہا جب مارا جاتا ہے تو وہ کشتہ بن جاتا ہے۔ اب کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ لوہا ضائع ہوگیا بلکہ اس نے اپنی شکل بدل لی ہے اور پہلے سے زیادہ قیمتی ہوگیا ہے۔ اسی طرح اگر تمہاری قربانیاں ضائع بھی ہوجائیں تو وہ کشتہ کی صورت اختیار کر لیں گی اور اگر وہ کشتہ کی صورت اختیار کر لیں گی تو کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ ضائع ہوگئیں ...... اسی طرح ظاہر میں تو انسان کو نقصان نظر آتا ہے۔ لیکن اگر روحانی آنکھ سے دیکھا جائے تو وہ فائدہ ہی فائدہ ہوتا ہے"

پس مجاہدین تحریک جدید کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھاتے چلے جائیں تاکہ ہماری قربانیوں کے نتیجہ میں دنیا کے چپہ چپہ پر اللہ تعالیٰ کا پرچم لہرانے لگ جائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

ماہانہ رپورٹ کارگذاری انصار اللہ

ماہانہ رپورٹ کارگذاری کا باقاعدگی کے ساتھ مرکز میں آنا بہت ضروری ہے۔ ہر ماہ مجالس کو اس امر کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے مگر بعض مجالس کی طرف سے ابھی تک رپورٹ مرکز میں آنی شروع نہیں ہوئی۔

تمام مجالس سے درخواست ہے کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ رپورٹ بھجوانا شروع کریں۔ جن مجالس نے ابھی تک ماہ احسان/جون کی رپورٹ مرکز میں نہ بھجوائی ہو وہ جلد بھجوا دیں۔ اور آئندہ اس امر کی پابندی فرمائیں کہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک پچھلے ماہ کی رپورٹ مرکز میں بھجواتے رہیں۔

(قائد عمومی)

دعائے مغفرت

عزیزم مرزا مبشر احمد بی۔ اے ابن مکرم مرزا نور محمد صاحب آف محلہ اسلام پورہ نارووال ضلع سیالکوٹ مورخہ ۱۸؍جون ۱۹۷۹ء ٹھٹھہ (سندھ) کے نزدیک نہر میں نہاتے ہوئے ڈوب کر وفات پاگیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نہایت خوش خصال۔ خوش شکل، مخلص اور نڈر احمدی تھا۔

اپنے ۲۵ سالہ لائق و فرمانبردار اور برسرِ روزگار بیٹے کی اس طرح اچانک اندوہناک وفات والدین کے لئے خصوصاً اور دیگر اعزّہ کے لئے بھی بھاری صدمہ کا موجب ہے۔

احباب جماعت دعا فرمادیں مولا کریم مرحوم کو مغفرت کی چادر اوڑھائے اور اپنی رضا کی جنتوں میں اپنے فضل سے بلند درجات سے نوازے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت بخشے اور سب کا حافظ و ناصر ہو اور ہمیشہ اپنے فضل و کرم کے سایہ میں انہیں رکھے۔ آمین۔

(رشید احمد چغتائی مربی سلسلہ ۱/۷ دارالرحمت وسطی ربوہ)

پتہ درکار ہے

مکرم مرزا حمید احمد صاحب ولد حکیم فرزند دین صاحب ربوہ وصیت نمبر ۲۷۰۰۶ کے موجودہ ایڈریس کی نظارت ہذا کو ضرورت ہے۔ اگر کسی کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمادیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرمان ہے:۔
"اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔ انہیں اس کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا ان سے سوال کیا جائے گا کہ انہوں نے اپنی اولاد کو اس نعمت یعنی قرآن کریم سے جو انہیں حاصل تھی کیوں محروم کر دیا"

(الفضل ۲۳ فروری ۱۹۶۶ء)

احباب کا فرض ہے کہ قیامت کی جوابدہی سے بچنے کے لئے اپنے بچوں کو قرآن مجید پڑھائیں اور اس نعمت عظمیٰ سے انہیں بہرہ ور فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

اعلان دارالقضاء

مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب ایڈووکیٹ ولد چوہدری عبدالرزاق صاحب مرحوم ملتان نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ نمبر ۱/۶ واقع محلہ دارالصدر ربوہ رقبہ ۲ کنال والد صاحب مرحوم اور امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے نام بحصہ مساوی مشترکہ الاٹ ہے۔

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل ورثاء بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکورہ بالا میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین ہمارے بھائی عبدالمتین صاحب کے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(۱) خدیجہ بیگم صاحبہ بیوہ مرحوم
(۲) چوہدری محمد نسیم صاحب
(۳) چوہدری محمد اسلم صاحب
(۴) " محمد اکرم صاحب
(۵) " محمد ارشد صاحب
(۶) " ناصر احمد صاحب پسران مرحوم
(۷) شمشاد پروین صاحبہ
(۸) طیبہ پروین صاحبہ
(۹) شاہانہ پروین صاحبہ دختران مرحوم
(۱۰) عبدالمتین صاحب پسر مرحوم

مرحوم موصی تھے ان کا حصہ وصیت ادا ہو چکا ہے والدہ صاحبہ موصیہ ہیں جن کا وصیت نمبر ۱۵۰۹۱ ہے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ ہٰذا میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ عبدالمتین صاحب کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کا لڑکا محمد افضل جاوید چند روز سے بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے پہلے شدید بخار تھا اور اس کے ساتھ ہی نمونیا ہوگیا جس کی وجہ سے حالت زیادہ خراب ہوگئی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے عزیز پہلے سے صحت یاب ہے۔ احباب کی خدمت میں صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد ارشد کاتب۔ کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرۃ و سوانح
حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری

خاکسار حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی سیرۃ و سوانح لکھ رہا ہے۔ جو دوست حضرت حافظ صاحب کے بارہ میں کچھ علم رکھتے ہوں وہ خاکسار کو پتہ ڈاک کے ایڈریس سے آگاہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ضیاء اللہ مبشر جامعہ احمدیہ ربوہ)

تاریخِ احمدیت کا ایک ورق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج سے ۶۱ سال پہلے ــــ ۱۶ جولائی ۱۹۱۸

زارِ روس کے انجام کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا ظہور

دُنیا کے سب سے طاقتور شہنشاہ کو اس کے تمام افرادِ خانہ سمیت بیدردی سے قتل کر دیا گیا

روس کا شہنشاہ "زارِ روس" اپنے زوال کے وقت دنیا کا سب سے بڑا اور سب سے طاقتور بادشاہ مانا جاتا تھا۔ اس کی جاہ و حشمت کی نظیر یورپ اور ایشیا کی تاریخ پیش کرنے سے قاصر تھی۔ اس کی شوکت اور سطوت کا یہ عالم تھا کہ بڑے بڑے بادشاہ اس کی ایک نگاہ التفات کے منتظر رہتے تھے۔ یہ طاقتور اور جابر بادشاہ خود کو "زار" کہلاتا تھا۔ جس کا مطلب کسی کی حکومت نہ ماننے والا اور سب پر حکومت کرنے والا ہے!

اس بادشاہ کے جاہ و جلال کا سورج جب عین نصف النہار پر تھا اس وقت ۱۹۰۵ء میں خدا کے پاک مسیح اور مہدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے اذن پا کر یہ پُرشوکت اعلان فرمایا کہ:۔

اک نشان ہے آنیوالا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر و مرغزار
آئیگا قہرِ خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ ہوگا یہ کہ تا باندھے ازار
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگِ یاسمن
صبح کر دیگی انہیں مثلِ درختانِ چنار
مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار
اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشان
آسماں حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار
ایک دم میں غمکدہ ہو جائیں گے عشرت کدہ
شادیاں جو کرتے تھے بیٹھیں گے ہو کر سوگوار

چنانچہ اس الہامی پیشخبری کے عین مطابق روس کا باجبروت شہنشاہ انتہائی عبرتناک حالت میں آج سے ٹھیک ۶۱ سال پہلے ۱۶ جولائی ۱۹۱۸ء کو اپنے افرادِ خانہ کے ہمراہ قتل کر دیا گیا۔

انقلابِ روس کی پیشگوئی

اُوپر جو اشعار درج ہیں ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی میں جو اہم باتیں بیان فرمائی ہیں وہ یہ ہیں کہ ایک انقلاب آئے گا۔ چنانچہ انقلابِ روس آج دنیا بھر کے انقلابوں کا نشان بن چکا ہے۔ پھر کہا گیا تھا کہ یاسمین کے رنگ کی شاہی پوشاکیں پہننے والے چنار کے درختوں کی طرح سوکھ جائیں گے اور اس عذاب سے نہ صرف یہ کہ عام آدمی بلکہ بڑے بڑے جن نما انسان بھی متاثر ہوں گے اور عشرت کدے غمکدوں میں بدل جائیں گے۔ یہ سب باتیں زارِ روس کے حالِ زار پر ایک ایک کر کے ٹھیک بیٹھتی ہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جنگِ عظیم اوّل جب اپنے اختتام پر تھی تو روس کا شہنشاہ زار نکولس ثانی ایک دن اپنی سرحدوں پر فوجوں کے معائنے کے لئے گیا ہوا تھا کہ ایک جگہ فساد پھوٹ پڑا۔ زار نے اپنی روایتی سنگدلی سے کام لیتے ہوئے اپنے گورنر کو سختی سے فساد کو کچل دینے کا حکم دیا۔ مگر اس دفعہ سختی نے اُلٹا اثر کیا۔ اور لوگوں کا جوش بڑھ گیا۔ چنانچہ بادشاہ نے گورنر کو بدل دیا اور خود دارالحکومت کی طرف روانہ ہو گیا مگر راستے ہی میں اُسے بتایا گیا کہ لوگوں کا جوش اور بھی بڑھ گیا ہے اور اسے دارالحکومت کی طرف نہیں آنا چاہیئے۔

بادشاہ نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی اور خیال کیا کہ اس کی موجودگی ہی سب شور ختم ہو جائے گا۔ شاہی ٹرین کچھ ہی آگے گئی تھی کہ معلوم ہوا کہ باغیوں نے دفاترِ وزارت پر قبضہ کر لیا ہے اور باغی حکومت قائم کر دی گئی ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی دن میں ہو گیا یعنی ۱۲ مارچ ۱۹۱۷ء کو صبح سے شام تک دنیا کا سب سے بڑا بادشاہ حکومت سے بیدخل ہو گیا اور ۱۵ مارچ کو اسے اپنے ہاتھ سے لکھ کر دینا پڑا کہ وہ اور اس کا خاندان ہمیشہ کے لئے تخت سے دستبردار ہوتے ہیں اور یوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق زارِ روس کے خاندان کی حکومت کا روس سے خاتمہ ہو گیا۔

زار کی حالتِ زار

لیکن ابھی اس پیشگوئی کے بہت سے حصے پورے ہونے باقی تھے۔ زارِ روس کو بیوی بچوں سمیت قید کر کے سیکو سیلو بھیج دیا گیا۔ یہاں اسکی قید کے ابتدائی ایام نسبتاً سکون سے گزرے۔ لیکن جب ۷ نومبر کو بالشویک بغاوت کے بعد اقتدار کمیونسٹوں کے ہاتھ میں آیا تو زار کی زندگی کا وہ دَور شروع ہوا جس کی تفصیلات سن کر سنگدل سے سنگدل آدمی بھی کانپ جاتا ہے۔

زار کو سیکو سیلو کے شاہی محل سے نکال کر مختلف جگہوں پر رکھا گیا۔ اور آخر کار ان مظالم کی یاد دلانے کے لئے جو وہ سائبیریا کی قید کے ذریعے اپنی بے کس رعایا پر کیا کرتا تھا اُسے سائبیریا ہی کیتھرن برگ بھیج دیا گیا۔ جو ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ اور ماسکو سے ۸۰۰ میل کے فاصلے پر ہے۔ اس جگہ وہ سب مشینیں تیار ہوتی تھیں جو سائبیریا کی ان کانوں میں جہاں روسی سیاسی قیدی رکھے جاتے تھے استعمال کی جاتی تھیں۔ گویا ہر وقت اس کے سامنے اس کے اعمال کا نقشہ رکھا جاتا تھا۔ یہاں اسے دو کمروں کے ایک بوسیدہ مکان میں بند کر دیا گیا اور کھانے کے لئے دن میں دو مرتبہ سیاہ آٹے کی باسی روٹی اور سبزیوں کا گاڑھا سا شوربا پیش کیا جاتا تھا۔ چوبیس گھنٹوں میں انہیں صرف پانچ منٹ کے لئے باغیچہ میں گھومنے کی اجازت دی جاتی تھی۔ نگرانی کرنے والے سپاہی دنیا کے اس طاقتور ترین سابق شاہ کے ساتھ انتہائی ظالمانہ سلوک کرتے تھے۔ ایک دن ایک ظالم سپاہی نے زارینہ کا بٹوہ چھین کر تمام نقدی نکال لی اور کہا کہ اب تمہیں روپیہ کی ضرورت نہیں۔ نوجوان شہزادیوں پر آوازے کسے جاتے اور غلیظ اور گندی گالیاں دی جاتیں۔ زار کے بیمار بچہ کو وحشی سپاہی اس کے اور اس کی بیوی کے سامنے نہایت بیدردی سے مارتے۔ آخر ایک دن زارینہ کو سامنے کھڑا کر کے اس کی نوجوان لڑکیوں کی جبراً عصمت دری کی گئی۔ اور جب زارینہ اپنا منہ روتے ہوئے دوسری طرف کر لیتی تو ظالم سپاہی اسے سنگینیں مار مار کر یہ انسانیت سوز منظر دیکھنے پر مجبور کرتے۔

زارِ روس کی زندگی کا آخری دن

آخر اس حرماں نصیب خاندان کا آخری دن آ پہنچا۔ ۱۶ جولائی ۱۹۱۸ء کو گھٹا ٹوپ اندھیری رات میں ایک نقاب پوش کمانڈر مکان کے اندر داخل ہوا اور شاہی خاندان کو جگاتے ہوئے اس نے بلند آواز سے کہا کہ شہر میں سخت بلوہ ہو گیا ہے۔ اور لوگ آپ لوگوں کو قتل کرنے کے لئے ادھر چلے آ رہے ہیں۔ اس لئے جلد کپڑے پہنیئے اور تہ خانے میں چھپ جائیے۔ یہاں سے آپ کو جلد ہی کسی محفوظ مقام پر پہنچا دیا جائے گا۔

کمانڈر کے یہ الفاظ سنکر ڈر اور خوف کے مارے تمام افراد پر لرزہ طاری ہو گیا۔ زارینہ کی تو یہ حالت تھی کہ اس کے لئے کھڑا ہونا مشکل ہو گیا۔ بمشکل وہ نیچے اتری جہاں اسے ایک ٹوٹی ہوئی کرسی پر بٹھا دیا گیا۔ ان لوگوں کا نیچے اترنا تھا کہ اس وقت باغی سپاہی تہ خانے میں آ دھمکے اور للکار کر کہنے لگے کہ "تمہارے حامیوں نے تمہیں بچانے کی بہت کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ اب موت کے لئے تیار ہو جاؤ"۔ اس کے بعد ایک سپاہی نے یکایک گولی چلا دی جو شہنشاہ کے جگر کو چیرتی ہوئی گذر گئی۔ زار کے گرتے ہی گولیوں کی بوچھاڑ شروع ہو گئی۔ زارینہ اور شہزادیوں نے چیختے چلاتے ہوئے ایک دوسرے کے پیچھے چھپ کر اپنے آپ کو بچانے کی بہت کوشش کی مگر سپاہیوں نے ان کے سینوں میں سنگینیں گھونپ گھونپ کر ان کی چیخوں کو خاموش کر دیا۔

لاشوں کے تڑپ تڑپ کر ٹھنڈا ہو جانے کے بعد ایک کتیا نعشوں کے درمیان اپنی ننھی مالکہ شہزادی کو ڈھونڈتی پھر رہی تھی کہ ایک سپاہی نے لپک کر اسے اپنی سنگین میں پرو لیا۔ اس کے بعد سپاہیوں نے لاشوں کے ٹکڑے کئے اور ان پر مٹی کا تیل چھڑک کر آگ لگا دی۔

اور اس طرح مامور من اللہ امام کی بات ہر لحاظ سے پوری ہو گئی کہ
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار

(مرتبہ یوسف سہیل شوق ــــ ربوہ)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۹۔۲۰۔۲۱ اکتوبر کو منعقد ہوگا انشاء اللہ اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ مجالس کی نمائندگی سو فی صدی ہونی چاہیئے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اِس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو اِن وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۱۷۶

مَیں محمودہ بیگم زوجہ مرزا غلام صادق صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۴/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر (بذمہ خاوند) -/۱۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی ۸ تولے مالیتی -/۸۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اِس وقت مجھے -/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ محمودہ بیگم
۱۰۵ ریواز گارڈن۔ لاہور
گواہ شد محمد نصیر خاں ہمایوں وصیت نمبر ۲۲۶۶۹
گواہ شد چوہدری نصیر احمد وصیت نمبر ۱۹۷۴۲ صدر حلقہ راجگڑھ

مسل نمبر ۲۴۱۷۷

مَیں سلطانہ اختر زوجہ رشید احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ چوڑی گراں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۴/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۱۰۰۰ روپے۔
۲۔ زیور طلائی ۱۳ تولہ ۹ ماشہ مالیتی -/۳۲,۷۵۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اِس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ سلطانہ اختر
گواہ شد حکیم مرغوب ولد محمد عبدالجلیل صاحب صدر موصیان شیخوپورہ۔
گواہ شد مہتاب الدین صاحب ولد چوہدری شاہ محمد صاحب محلہ چوڑی گراں شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۴۱۷۸

مَیں رحمت خاں ولد فضل الدین صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۱۶ء ساکن گولارچی ضلع بدین بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۳/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

نقد -/۵۰۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اِس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت منافع ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد رحمت خاں
گواہ شد عبدالحق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گولارچی بدین۔
گواہ شد غلام رسول ولد رحمت خاں صاحب (پسر موصی)

مسل نمبر ۲۴۱۷۹

مَیں شفیق احمد انس ولد محمد نصیب عارف صاحب قوم ریحان راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۲/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اِس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اِس وقت -/۵۰۱ روپے ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد شفیق احمد انس
گواہ شد محمد نصیب عارف (والد موصی) ۱۶/۳ آرڈیننس روڈ۔ راولپنڈی۔
گواہ شد میجر محمد اسلم صدر حلقہ الامنزل۔

درخواستِ دعا

۱۔ میری پھوپھی جان اہلیہ سیّد سخاوت شاہ صاحب کراچی میں بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احبابِ جماعت کی خدمت میں ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(سیّد سجاد احمد۔ دارالرحمت غربی ربوہ)

۲۔ خاکسار کے عزیز و رشتہ دار ایک بدفطرت شخص کے ہاتھوں تنگ آئے ہوئے ہیں اور ان کو اپنی جان کا خطرہ درپیش رہتا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ میرے رشتہ داروں کو سُکھ اور چین کی زندگی گزارنے میں مدد عطا فرمائے۔ آمین
(محمد نصیر احمد باجوہ سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ)

۳۔ میری ہمشیرہ مسز دلشاد بشیر آف چکوال ٹانگ کی درد کے باعث میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ جملہ بھائی اور بہنوں سے ان کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
امۃ الحمید ہانی
دارالصدر شمالی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدّام و اطفال کی توجّہ کے لیے!

برادران!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع بڑی برکتوں کا حامل اور اصلاحِ نفس کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس میں شمولیت اَن گنت فیوض کے حصول کا موجب بنتی ہے۔ مرکزِ سلسلہ میں رہ کر تین دن ایک پاکیزہ ماحول میں گزارنا ایک ایسی سعادت ہے جو کئی قسم کی روحانی کمزوریاں دُور کرنے اور نیکیاں اختیار کرنے کا موجب بنتی ہے۔ قرآن و حدیث کے درس، بزرگانِ سلسلہ کی تقاریر ہوتی ہیں۔ سب سے بڑھ کر پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاداتِ عالیہ سے مستفیض ہونے کی سعادت ملتی ہے۔

امسال ہمارا سالانہ اجتماع ۱۹-۲۰-۲۱؍اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:-

"ہر جماعت کا کم از کم ایک نمائندہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ اجتماع میں ہماری پوری کی پوری جماعت کی نمائندگی ہونی چاہیئے۔"

(الفضل ۱۰؍ستمبر ۱۹۷۲ء)

"یہ اجتماع نفس کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اور بہترین سبق ہے۔ اس لئے احمدی نوجوانوں کو اس طرف پوری توجّہ دینی چاہیئے۔"

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہم سب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور مرکز کی طرف سے کی گئی تحریکات پر لبیک کہنے کی توفیق عطا کرے اور حضور کے ان ارشادات کے مطابق سالانہ اجتماع خدام و اطفال ۱۹-۲۰-۲۱؍اکتوبر میں آپ تشریف لائیں۔

قائدینِ مجالس اور قائدینِ اضلاع سے بھی گزارش ہے کہ وہ ابھی سے خدام اور اطفال میں تحریک کریں کہ وہ اس بابرکت اجتماع میں شریک ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ والسلام

خاکسار صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

عہدیداران جائزہ لیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غلبۂ اسلام اور قرآن عظیم کی اشاعت کے لیے جب صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی تحریک فرمائی تو مخلصین جماعت نے اپنی شاندار روایات کو برقرار رکھتے ہوئے قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا اور اس فنڈ میں فراخ دلی سے وعدے لکھوائے۔

وصولیوں کا چھٹا مرحلہ جاری ہے۔ ہر فرد کے وعدہ کا 6/15 وصول ہو جانا ضروری ہے۔ افراد، صدر اور عہدیداران مہربانی فرما کر جائزہ لیں کہ ہر وعدہ کنندہ معیار کے مطابق ادائیگی کر رہا ہے۔ ایک بھی بقایا دار نہیں رہنا چاہیئے۔ جزاکم اللہ خیرًا۔ (سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

قائدین کرام سے ایک ضروری گزارش

مرکزی سالانہ امتحانات کے حل شدہ پرچے جن مجالس نے ابھی تک واپس نہیں بھجوائے ان مجالس کے قائدین کی خدمت میں التماس ہے کہ پرچے فوری طور پر واپس مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا کے سینئر نائب صدر الحاج گوکو انتقال فرما گئے

مرحوم کو ۱۹۵۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی تھی

احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا کے سینئر نائب صدر الحاج اے۔ جی گوگو ۸۰ سال کی عمر میں ۱۲؍اپریل ۱۹۷۹ء کو لیگوس کے ٹیچنگ ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

الحاج گوکو نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کے بانیوں میں سے ایک تھے۔ وہ اجیبواوڈے کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے اجیبو کی سرزمین پر مشن کے قیام میں انتہائی کوششیں کیں۔ اور یہ بھی انہی کی دلچسپی اور شدید کوششوں کا نتیجہ تھا کہ اجیبواوڈے شہر میں ہسپتال قائم ہوا۔

الحاج گوکو کو یہ بھی اعزاز ملا تھا کہ وہ نائیجیریا مشن کے نمائندے کے طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے لندن میں ۱۹۵۴ء میں ملے جبکہ حضور وہاں علاج کیلئے تشریف لائے تھے۔ آپ کی نماز جنازہ اجیبواوڈے کی مرکزی مسجد میں امیر مکرم ایم اے شاہد نے پڑھائی۔ نمازِ جنازہ میں بڑی تعداد میں ان خدام کو بھی شرکت کرنے کا موقع ملا جو اپنے ساتویں سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے اجیبواوڈے میں جمع تھے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنّت الفردوس میں ان کو اعلیٰ درجات سے نوازے اور ان کے اہلِ خاندان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ضروری اعلان

جامعہ احمدیہ کے زیرِ انتظام جاری مدرسۃ الحفظ میں محدود تعداد میں طالب علم داخل کئے جاتے ہیں۔ اس وقت یہ تعداد پوری ہو چکی ہے اور تا اطلاع ثانی داخلہ بند ہے۔ احباب مطلع رہیں کہ اب کسی طالب علم کو مدرسۃ الحفظ میں داخل نہیں کیا جائے گا اور جب بھی تعداد منظور شدہ مقدار سے کم ہوئی تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص منظوری سے مزید داخلہ کے لئے اخبار میں اعلان کر دیا جائے گا۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

تقریب رخصتانہ و درخواستِ دعا

خاکسار کی بچی عزیزہ نورجہاں سلمہا اللہ کی تقریب رخصتانہ ۲۹؍جون ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک عمل میں آئی۔ برات گجرات شہر سے آئی اور اُسی روز بوقت چار بجے دلہن کو لے کر روانہ ہوگئی۔

عزیزہ کا نکاح نومبر ۱۹۷۶ء کو مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری مرحوم و مغفور نے بعد نماز عصر خاکسار کے مکان واقع محلہ دارالنصر غربی ربوہ پر مکرم چوہدری غلام احمد صاحب ابن میاں فتح الدین صاحب کے ساتھ پڑھا تھا۔

۲۹؍جون بروز جمعۃ المبارک بوقت چار بجے مکرم و محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامڑی صدر محلہ نے پُرسوز دعا کرائی اور اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی گئی۔ اہلِ محلہ بکثرت شامل دعا ہوئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب سے درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت کرے اور مثمر بثمراتِ حسنہ فرمائے اور جانبین کو اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازے اور ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین ۔

میاں محمد یعقوب
دارالنصر غربی - ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴